❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

# مُحدَّث وہ ہے جن کو کثرت سے الہام اور کشوف ہوتے ہیں

(تقریر نمبر 8)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (الشوریٰ:52)

یعنی کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

(درثمین)

معزّزینِ کرام! ہم آج کل کچھ دنوں سے نبوّت کے چھیالیسویں حصّے یعنی خوابوں اور رؤیاء صالحہ پر بات کر رہے ہیں۔اِس ضمن میں وحی والہام کو بھی زیر بحث لائیں ہیں۔ آج محدَّث پر گفتگو ہو گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سے پہلی اُمّتوں میں محدَّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امّت میں کوئی محدَّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدِّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔

(أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عمر، 4/1864)

ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے پوچھا:

یَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ مُحَدَّثٌ؟ کہ اے اللہ کے رسول! محدَّث کیسے لوگ ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: تَتَكَلَّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى لِسَانِهٖ۔ اس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔

(طبرانی، المعجم الأوسط، 7:18، رقم: 6726)

حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک الہام بھی ہے۔ وہ الہام جو انبیاء کو ہوتا ہے، اُسے وحی کہتے ہیں اور یہی جو الہام غیر انبیاء کو ہوتا ہے، اسے تحدیث کہتے ہیں۔ کبھی مطلق الہام کو خواہ انبیاء کو ہو یا اولیاء (یعنی غیر انبیاء) کو، قرآن مجید کی رو سے وحی کہتے ہیں۔“

(منصب امامت صفحہ 13)

علماء نے محدَّثون کی تشریح میں لکھا ہے۔ کہ **محدَّثون** غیر نبی افراد ہوتے ہیں۔ **محدَّثون** وہ سکھائے ہوئے ہیں جن سے فرشتے ہمکلام ہوتے ہیں۔ **محدَّثون** کو الہام اور مکاشفات ہوتے ہیں اور وہ سچائی (صداقت) میں مقام نبی پر ہیں۔ **محدَّثون** کا الہام ایسا ہوتا ہے کہ ان کے دل میں باتیں اندرونی طور پر منکشف ہوتی ہیں۔ **محدَّثون** کے لئے سچے امور متجلّی (منکشف) ہوتے ہیں۔ **محدَّثون** کی زبان حکمت سے بولتی ہے اور **محدَّثون** صاحبان کرامات ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جو اُمّتیں تھیں ان میں ایسے لوگ تھے جو محدث ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔ محدث وہ ہیں جن کو کثرت سے الہام اور کشوف ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا: تم سے پہلے جو بنی اسرائیل سے ہوئے ہیں ان میں ایسے آدمی آ چکے ہیں جن سے اللہ کلام کیا کرتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوتے تھے۔ اگر میری اُمّت میں بھی ان میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبیﷺ باب مناقب عمر بن الخطاب حدیث 3689)

**سامعین!** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محدّث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیّت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔ جو ابراہیم کے دل کے موافق دل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ابراہیم ہے اور جو عمر فاروقؓ کا دل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عمر فاروق ہے۔ کیا تم یہ حدیث پڑھتے نہیں کہ اگر اس اُمّت میں بھی محدّث ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ اب کیا اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ محدّثیّت حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی؟ ہر گز نہیں۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی روحانی حالت عمرؓ کی روحانی حالت کے موافق ہوگئی وہی ضرورت کے وقت پر محدّث ہو گا۔" پھر آپؑ فرماتے ہیں "چنانچہ اس عاجز کو بھی ایک مرتبہ اس بارے میں الہام ہوا تھا فِیْکَ مَادَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11 حاشیہ)

مکمل الہام اس طرح ہے کہ '' اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰہِ۔ فِیْکَ مَادَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ۔ "یعنی "تو محدَّثُ اللہ ہے تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 82 ایڈیشن چہارم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدّن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیر حکم ہو کر چلیں۔ یہی تاکید روحانی تمدّن کے لئے بھی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ پس سوچنا چاہیئے کہ یوں تو کوئی مؤمن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتمّ طور پر نعمتِ روحانی کی بارش ہوئی ہے، ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں۔"

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 494)

پھر فرمایا۔

"سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔ یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدّث، مجدّد سب داخل ہیں مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں وہ امام الزمان نہیں کہلا سکتے"

( ضرورت الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 494-495)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اور نبوّت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں منکرین وحی کو ساکت کر سکے اُسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی برنگ محدّثیت ہمیشہ کے لئے جاری رہے۔ سو اُس نے ایسا ہی کیا۔ محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمہ الٰہی سے مشرّف ہوتے ہیں اور اُن کا جوہر نفس انبیاء کے جوہر نفس سے اشدّ مشابہت رکھتا ہے اور وہ خواص عجیبہ نبوّت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں تا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصّہ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال ہر گز درست درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے وارث ہی گزر گئے اور اب اُن کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصّہ خوانی کے اَور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت اُن کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچّے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 23-24)

فرمایا:

"اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ (النساء:65) یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ ہاں محدّث جو مرسلین میں سے ہے اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔ اُمتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلّی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدائے تعالیٰ نبیوں سا معاملہ اس سے کرتا ہے اور محدّث کا وجود انبیاء

اور اُمم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ اگرچہ کامل طور پر اُمتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدّث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 407)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سیّد و مولیٰ نے نبوّت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ مَیں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس اُمّت کے لئے محدَّث ہو کر آیا ہے اور محدَّث بھی ایک معنے سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامّہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدائے تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امورِ غیبیہ اُس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اُس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزّہ کیا جاتا ہے اور مغزِ شریعت اُس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باآواز بلند ظاہر کرے اور اُس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔"

(توضیح مرام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل کتاب نازل فرمائی۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کامل کتاب کے اُتارنے کے ساتھ اب وحی کے دروازے بھی بند کر دیئے ہیں۔ گو شریعت کامل ہو گئی اور دین مکمل ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح پہلے انبیاء بھیجے اور ان پر وحی ہوتی تھی، باوجود اس کے کہ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آتے تھے، اسی طرح اب بھی ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام اب بھی جاری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ توریت نازل ہوئی لیکن اس کے بعد بہت سے انبیاء بھیجے تا کہ اس کی تائید اور تصدیق کریں اور زمانے کے گزرنے سے جو لوگ عمل چھوڑ دیتے ہیں ان کی طرف ان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس دین کی پیروی کرتے ہوئے جو اُن سے پہلے کے انبیاء پر ہوا، یا کسی شرعی نبی پر اُترا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء سے بھی ہم کلام ہوتا رہا جو بعد میں آنے والے تھے اور اس سے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی مضبوطی پیدا ہوتی رہی۔ تو فرمایا کہ اسی طرح قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی وحی کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مثال بھی دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کی تعلیم کی تائید میں بھیجا۔ اس کو پھیلانے کے لئے بھیجا تا کہ اللہ تعالیٰ کے براہ راست مکالمہ و مکاشفہ کے حوالے سے قرآنی تعلیم کو مُمنوں کے دلوں میں بھی صحیح رنگ میں راسخ کریں اور غیروں کو اس حوالے سے تبلیغ کریں اور دعوت دیں تا کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا اور وحی صرف پُرانے قصّے نہ رہیں بلکہ جاری عمل ہوتے ہوئے قرآن کریم کے تمام نقائص سے پاک تعلیم پر ایمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور ایمان میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے، مجدّد اور محدَّث اور روحانی خلیفے آتے ہیں"۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں "وہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں"

پس ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ وحی والہام کا راستہ کبھی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کے مشن کو اللہ تعالیٰ کی خاص راہنمائی میں جاری رکھنا خلافت کا کام ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2008ء)

**سامعین**! دَال کے نیچے کسرہ کے ساتھ "محدِّث" کے لغوی معنی بیان کرنے والے یا خبر دینے والے کے ہیں۔ یہ حدیث کی ایک اصطلاح ہے جن کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

"امام بخاری کا ذاتی مقام بھی مسلّمہ طور پر سب محدِّثین میں بالا سمجھا گیا ہے... اکثر محدّثین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو ملا کر صحیحین کا نام دیتے ہیں... صحاح ستّہ کو مدوّن کرنے والے چھ محدِّثین کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا کہ "اِن جملہ محدّثین نے صحیح حدیثوں کی تلاش اور چھان بین میں اپنی عمریں خرچ کر کے لاکھوں حدیثوں کے ذخیرہ میں سے اپنے مجموعوں کا انتخاب کیا ہے۔ لاریب تمام عالَمِ اسلامی کو اِن بزرگوں کا دلی شکر گزار ہونا چاہئے۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء"

(چالیس جواہر پارے صفحہ 3-5)

حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ نے اِس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ "علمِ حدیث میں حضرت امام مالک کا مرتبہ امام المُحدِّثین کا ہے۔ تمام عالی مقام محدِّثین کے شیخ اعلیٰ تھے۔ سب علماء آپ کی جلالتِ شان کے معترف تھے اور آپ کی عظمت علمی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے تھے... آپ کی مرتّب کردہ تصنیف کا نام مؤطا امام مالک ہے جسے کتب احادیث میں اوّلیّت کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اِس کتاب کی حدیثوں کو اپنی صحیحین میں جگہ دی۔"

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 14)

پسِ آج کی تقریر میں گو دَال پر فتحہ کے ساتھ محدَّث زیرِ بحث رہا لیکن دَال کے نیچے کسرہ کے ساتھ محدِّث کی بھی کسی حدّ تک تشریح بتا دی ہے۔ کان اللہ معکم

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡